18نومبر2026ء

معاشی لچک میں اضافہ اور برآمدی مسابقت کا فروغ پاکستان کی پائیدار ترقی کے لیے ناگزیر ہے: گورنر اسٹیٹ بینک

گورنر اسٹیٹ بینک جمیل احمد نے پاکستان کی معاشی استحکام کی بحالی میں ہونے والی پیش رفت کو اجاگر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ان کامیابیوں کو مستحکم بنانے کے لیے معاشی لچک میں اضافہ، ساختی اصلاحات کا نفاذ اور پائیدار و برآمدات پر مبنی اقتصادی نمو کا فروغ ناگزیر ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کراچی میں اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک کی سالانہ گلوبل ریسرچ بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب میں اسٹینڈرڈ چارٹرڈ پاکستان کے سی ای او عادل صلاح الدین، اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک کے گلوبل جیوپولیٹیکل اسٹریٹجسٹ اور سینیئر ماہرِ معاشیات فلپ ڈوبا-پانتاناسے سمیت کارپوریٹ اور فنانشل سیکٹر کے نمائندگان نے شرکت کی۔

عالمی معیشت کو درپیش متواتر دھچکوں کا حوالہ دیتے ہوئے گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ ابھرتی ہوئی معیشتیں بیرونی پیش رفتوں، بشمول اجناس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، جغرافیائی و سیاسی کشیدگیوں اور موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والی رکاوٹوں، سے خاص طور پر متاثر ہوتی ہیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ وہ ممالک جن کے مالیاتی اور بیرونی بفرز مضبوط ہوں، پالیسی فریم ورک قابلِ بھروسہ ہو اور ادارے مستحکم ہوں، وہ ایسے دھچکوں کا بہتر انداز میں مقابلہ کرنے اور اپنی معیشتوں کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

مالی سال22ء اور23ء کے دوران پاکستان کو درپیش معاشی چیلنجز اور ان سے نمٹنے کے لیے اختیار کیے گئے اقدامات پر روشنی ڈالتے ہوئے گورنر نے کہا کہ حکومت اور اسٹیٹ بینک نے بعض مشکل مگر ناگزیر پالیسی اقدامات کیے، جن میں زری سختی(Monetary Tightening)، مالیاتی یکجائی (Fiscal Consolidation)اور زرمبادلہ کے اخراج کو قابو میں رکھنے کے لیے عبوری انتظامی اقدامات شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ محتاط کلی معاشی انتظام کاری اور کثیر فریقی و دوطرفہ ترقیاتی شراکت داروں کی معاونت سے ان اقدامات نے معاشی استحکام کی بحالی اور معیشت پر اعتماد کی بحالی میں اہم کردار ادا کیا۔

گورنر نے زور دیا کہ اقتصادی لچک صرف مالیاتی اور بیرونی بفرز بڑھانے تک محدود نہیں، بلکہ اس کے لیے مستقل اور قابلِ اعتماد پالیسیوں، لچک دار منڈیوں اور ایسے مضبوط اداروں کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو ابھرتے ہوئے چیلنجز کا موثر انداز میں مقابلہ کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے بہتر ہوتے ہوئے بنیادی معاشی اظہاریوں نے ملک کی اس صلاحیت میں اضافہ کیا ہے کہ وہ حالیہ بیرونی دھچکوں، خصوصاً مشرقِ وسطیٰ کے جاری تنازعے کے اثرات، کا ماضی کے روس۔یوکرین بحران کے مقابلے میں زیادہ موثر انداز میں سامنا کر سکے۔

حالیہ معاشی پیش رفتوں پر گفتگو کرتے ہوئے گورنر نے اہم معاشی اظہاریوں میں بہتری کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مالی سال26ء کے دوران مہنگائی اوسطاً ہدف کی حد کے قریب رہی اور حالیہ اضافے کے باوجود توقع ہے کہ یہ بتدریج وسط مدتی ہدف کے دائرے کی جانب واپس آئے گی۔ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ جی ڈی پی کے صفر تا1 فیصد کے درمیان رہنے کی توقع ہے جبکہ زرمبادلہ کے ذخائر اور مالیاتی بفرز میں مسلسل بہتری آرہی ہے۔ معاشی سرگرمیوں میں بھی بحالی دیکھی جارہی ہے، جہاں حقیقی جی ڈی پی نمو مالی سال26ء میں 3.7 فیصد تک پہنچ گئی اور موجودہ مالی سال میں اس میں مزید بہتری کی توقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیاں، کثیر فریقی شراکت دار اور غیر ملکی سرمایہ کار ان مثبت معاشی پیش رفتوں کا اعتراف کر رہے ہیں۔

اپنے خطاب کے اختتام پر گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ حکومت اور اسٹیٹ بینک معیشت کو بڑھتے ہوئے رسدی دھچکوں کے مقابلے میں زیادہ مضبوط اور لچک دار بنانے کے ساتھ ساتھ پائیدار اقتصادی ترقی کے لیے ساز گار ماحول فراہم کرنے کے لیے پر عزم ہیں۔ گورنر نے کہا کہ پائیدار اقتصادی نمو کے حصول میں نجی شعبے کا کردار انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے کاروباری اور مالی اداروں پر زور دیا کہ وہ ملکی اقتصادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے واضح کیا کہ پاکستان کو بار بار درپیش معاشی عروج و زوال کے ادوار سے نجات دلانے کے لیے برآمدات میں نمایاں اضافہ، گھریلو بچتوں اور سرمایہ کاری کے فروغ، اور مزید گہری مالی منڈیاں ناگزیر ہیں۔

***